سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط وترتیب: مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

دعا:

تمام عبادات کا جوہر اور مغز

نحمدہ ونصلی علی رسوله الکریم!اما بعد! فاعوذ باالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحیم **وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ** (المؤمنون:٦٠) **''اور فرمایا تمہارے رب نے مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کرونگا۔ بے شک جو لوگ میری بندگی سے تکبر کرتے ہیں عنقریب وہ دوزخ میں ذلیل وخوار ہو کر داخل ہونگے۔''**

عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ادلكم على ما ينجيكم من عدوكم ويدّرلكم ارزاقكم تدعون الله مى ليلكم ونهاركم فان الدعاء سلاح المؤمن (رواه ابويعلى فى سنده)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ عمل بتاؤں جو تمہارے دشمنوں سے تمہارا بچاؤ کرے اور تمہیں بھرپور روزی دلائے، وہ یہ ہے کہ اپنے اللہ سے دعا کیا کرو رات میں اور دن میں کیونکہ دعا مؤمن کا خاص ہتھیار یعنی اسکی خاص طاقت ہے''۔

محترم سامعین! اللہ تعالیٰ نے تمام عالم انسانیت کے انسانوں کو جس چیز کیساتھ باقی مخلوقات پر شرف دے کر اشرف المخلوقات کا لقب دیا وہ مقام عبدیت ہے قرآن مجید میں انسانوں اور جنات کی تخلیق کا مقصد بھی عبادت ہی بتایا گیا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ** (الذاريات :٥٦)

''کہ ہم نے انسانوں اور جنات کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا''

گویا سب سے اعلیٰ انسان وہی ہوگا جو مقصد تخلیق کو پورا کرنے والا ہوگا، کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ ہر چیز اپنے مقصد کے لحاظ سے ہی کامل اور ناقص سمجھی جاتی ہے، مثلاً گائے، بھینس، بکری وغیرہ کو دودھ دینے کے مقصد کیلئے پالا جاتا ہے اور وہی جانور بہترین اور معزز سمجھا جاتا ہے جو زیادہ دودھ دے۔

مقصد عبدیت کا کامل نمونہ:

بہرحال جو اپنے مقصد کو جتنا پورا کرے گا وہ اتنا ہی زیادہ معزز ومکرم ہوگا، اس لئے مقصد عبدیت کو جو سب سے زیادہ پورا کرنے والا انسان ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے

جنہوں نے گویا عبادت کا حق ادا کر دیا اسی وجہ سے قرآن مجید اعزاز کے طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ''عبد'' ہی کے لقب سے مخاطب کیا گیا، چنانچہ معراج کے سفر کا ذکر قرآن مجید میں ان الفاظ کیساتھ مذکور ہے سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ (بنی اسرائیل:۱) اسی طرح قرآن مجید کے نازل ہونے کا بیان سورۃ الفرقان میں تَبٰرَکَ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ عَلٰی عَبۡدِہٖ (الفرقان:۱) اور سورہ کہف میں اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡکِتٰبَ (الکھف:۱) مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اعزاز واکرام کا مظہر عبادت ہے، جو زیادہ عبادت گزار ہوگا وہی زیادہ معزز ومحترم، اعلیٰ وارفع ہوگا۔

تمام عبادات کا جوہر: معزز حضرات! عبادت کیلئے بندہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی کمزوری، تذلل، عاجزی ولاچاری ظاہر کرے گا، اس یقین کے ساتھ کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے اور ہم محتاج ہیں، اب ہماری تمام عبادات کا مغز اور جوہر کیا چیز ہے؟ تو عبادات کا مغز دعا ہے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے: عن انس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم الدعا مخ العبادہ (رواہ الترمذی) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا دعا عبادت کا مغز اور جوہر ہے۔

چونکہ عبادت کی حقیقت عاجزی وانکساری، اپنی بندگی ومحتاجی کا مظاہرہ ہے اور یہ حقیقت دعا میں ۱۰۰ فیصد پائی جاتی ہے کہ بندہ اپنا احتیاج وضرورت کو پورا کرنے والے رب کے سامنے گڑ گڑاتا ہے اور رو رو کر رب العالمین سے مانگتا ہے۔

تمام پریشانیوں کا حل

محترم سامعین! آج ہم مختلف قسم کی پریشانیوں اور مشکلات کا شکار ہیں اور ان مشکلات کو حل کرنے کیلئے در در کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں حالانکہ پریشانیوں کو ختم کر کے راحت وہ آرام دینے والی ذات ہم بھول چکے ہیں، اُن لوگوں سے مانگتے ہیں جو مانگنے پر برا جان کر ناراض ہوجاتے ہیں حالانکہ وہ رب لا یزال ذات نہ مانگنے پر ناراض ہوتی ہے عن ابی ھریرہ رضی اللّٰہ عنه قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم من لم یسأل اللّٰہ یغضب علیه (رواہ الترمذی) '' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ سے نہ مانگے اس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔''

اگر ہم دنیا کے ماحول پر نظر دوڑائیں تو ہم کو کوئی شخص ایسا نظر نہیں آتا ہے جو سوال کرنے سے ناراض نہ ہوتا ہو، والدین جو بچوں کے ساتھ حد درجہ محبت وشفقت کرتے ہیں مگر وہ بھی بچوں کے بار بار مانگنے سے غصہ ہوجاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ رحیم وکریم ذات جو اپنے بندوں پر ۷۰ ماؤں سے بھی زیادہ شفیق ہے مانگنے پر خوش ہوتا ہے بلکہ قرآن مجید میں واضح الفاظ کے ساتھ ارشاد فرمایا: اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ مجھ

سے مانگو، مجھ سے سوال کرو، میرے سامنے اپنی حاجت ومشکلات بیان کرو، آپ کی دعا کو قبول کروں، آپ کی حاجات کو پورا کروں بہرحال دعا مومن کا عظیم ہتھیار ہے۔ جس کی مدد سے مومن ہر دشمن کو شکست دے سکتا ہے، ہر مشکل کو حل کروا سکتا ہے۔

دعا مانگنے کا سلیقہ

محترم حضرات! آئیں اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑا کر اپنی حاجات پیش کریں اپنی ضروریات اور مشکلات پیش کریں اس سے دعا مانگیں۔ وہ رب قبول کرے گا ان شاء اللہ، بعض لوگ اکثر ہمیں شکایت کے طور پر کہتے ہیں کہ مولوی صاحب! ہم دعائیں مانگ مانگ کر تھک چکے ہیں مگر قبول ہی نہیں ہوتی ہمیں ان دعاؤں کا اثر ہی دکھائی نہیں دیتا حرم مکی وحرم مدنی میں، حطیم میں، طواف کے دوران عرفات کے میدان میں دعائیں مانگیں مگر قبول نہیں ہوئیں، تو اے میرے عزیز دوستو! ہم سوچیں کہ کیا ہماری دعا اور دعا مانگنے کا طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق ہے یا نہیں؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگو تو پوری توجہ اور دل جمعی کے ساتھ مانگو چنانچہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

> عن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ادعو اللّٰه وانتم موقنون بالاجابة واعلموا ان اللّٰه لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاهٍ (رواه الترمذی)
>
> حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جب اللہ سے مانگو اور دعا کرو تو اس یقین کے ساتھ کرو کہ وہ ضرور قبول کرے گا اور عطا فرمائے گا جان لو اور یاد رکھو کہ اللہ اسکی دعا قبول نہیں کرتا جس کا دل (دعا کے وقت) اللہ تعالیٰ سے غافل اور بے پرواہ ہو۔

اپنی دعا پر یقین اور اللہ پر بھروسہ

حدیث مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ دعا کے وقت ہماری پوری توجہ رب العالمین کی ذات پر ہو اور اس ایمان کے ساتھ دعا مانگیں کہ وہ ہماری ہر فریاد اور حاجت دیکھ بھی رہا ہے اور سن بھی رہا ہے اور ہمارے ہاتھ دعا کے بعد نیچے نہیں ہوئے ہونگے اور ہماری دعا قبول ہو چکی ہو گی، ایسا نہ ہو کہ ہم اپنی دعا میں تذبذب کا شکار ہوں کہ پتہ نہیں قبول ہو گی یا نہیں؟ یا ہم قبولیت میں جلدی کریں کہ بعض اوقات بندہ کوئی چیز مانگتا ہے مگر اللہ تعالیٰ بندہ کی حالت کو دیکھتا ہے اور مطلوبہ چیز اس بندے کیلئے فائدہ مند نہیں ہوتی تو عطا نہیں کرتا تو بعض اوقات اُس چیز کا نعم البدل عطا فرماتا ہے، کبھی اُس چیز کے بدلے مصیبت کو ٹال دیتا ہے اور کبھی اس چیز کے کا عوض اجر وثواب کے طور پر حشر پر موقوف کر دیتا ہے مگر دعا کسی بھی صورت میں رد نہیں

ہوتی اور نہ ہی ضائع ہوتی ہے، اس لئے ہر حالت میں دعا مانگنا چاہیے اور قبولیت کی جلدی اور مایوسی کا اظہار نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا میں جلد بازی اور عجلت طلبی سے منع فرمایا ہے چونکہ دعا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی حاجت اور ضرورت کیلئے درخواست پیش کرنا ہے اور وہ قادر مطلق ذات پر لازم نہیں کہ انسان کی ہر خواہش پوری کرے۔ بعض اوقات کسی مصلحت کے وجہ سے دعا کا اثر ظاہر طور پر دیکھائی نہیں دیتا، چنانچہ حدیث مبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يستجاب لا حدكم مالم يعجل فيقول قد دعوت فلم يستجب لی (رواه البخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری دعائیں اس وقت تک قابل قبول ہوتی ہے جب تک جلد بازی سے کام نہ لیا جائے (جلد بازی یہ ہے) کہ بندہ کہنے لگے میں نے دعا کی تھی مگر قبول نہیں ہوئی۔

حرام مال کی آمیزش دعا کی قبولیت میں رکاوٹ

محترم سامعین! ہماری دعاؤں کے قبولیت میں ایک بڑی رکاوٹ حرام مال کی آمیزش بھی ہے۔ ہم دعا بڑی دل جمعی اور عاجزی وانکساری کے ساتھ مانگتے ہیں، مانگنے کا طریقہ بھی مسنون ہوتا ہے مگر دعا قبول نہیں ہوتی کیونکہ ہم جو کھا رہے ہیں، جو پہن رہے ہیں اور اسی طرح جس طریقے سے ہم کما رہے ہیں وہ چیزیں حلال راستے سے آرہی ہیں یا حرام؟ اللہ تعالیٰ ہماری حال پر رحم فرمائے، چنانچہ حدیث مبارک میں آتا ہے کہ:

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يايهالناس ان الله طيب لا يقبل الا طيباً وان الله امر المؤمنين بما امر به المرسلين فقال: يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ (المومنون:۵۱) وقال يايها الذين امنوا كلوا من طيبات مارزقنا كم ثم ذكر الرجل يطيل السفرا شعت اغبر يمد يديه الى السماء يا رب يا رب و مطعمه حرام ومشربه حرام و ملبسه حرام وغذى بالحرام فانى يستجاب لذ لك (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! لوگو اللہ تعالیٰ پاک ہے وہ صرف پاک ہی قبول کرتا ہے اور اس نے اس بارے میں جو حکم اپنے پیغمبروں کو دیا ہے وہی اپنے سب مومن بندوں کو دیا ہے، پیغمبروں کیلئے فرمایا: اے رسولو! تم پاک کھاؤ اور حلال غذا اور عمل کرو صالح میں خوب جانتا ہوں تمہارے اعمال۔ اور اہل ایمان کو یوں مخاطب فرمایا: اے ایمان والو! تم ہمارے

رزق میں سے حلال اور طیب کھاؤ (اور حرام سے بچو) اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے آدمی کا ذکر فرمایا جو طویل سفر کر کے (کسی مقدس مقام پر) ایسی حالت میں جاتا ہے کہ اس کے بال پراگندہ اور جسم اور کپڑوں پر گرد و غبار ہے اور آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کے دعا کرتا ہے، اے میرے رب! اے میرے رب! اور حالت یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام ہے اس کا پینا حرام اس کا لباس بھی حرام ہے اور حرام غذا سے اسکی نشوونما ہوئی ہے تو اس آدمی کی دعا کیسے قبول ہوگی۔

تمام اعمال کی قبولیت کی شرط رزق حلال

میرے عزیز ساتھیو! اسی طرح کی احادیث سے کتابیں بھری پڑی ہیں کہ تمام اعمال کی قبولیت کیلئے شرط رزق حلال ہے آج ہم پیسے کی دوڑ میں آگے نکلنے کی کوشش تو کرتے ہیں مگر اس بات کا احساس نہیں کہ ہماری یہ کوشش اور محنت صحیح طریقے اور حلال ذرائع سے ہے یا نہیں، بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم صرف مسجد کے اندر تو مسلمان ہیں مگر جب اس گیٹ سے باہر قدم رکھتے ہیں تو پھر ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھول جاتے ہیں پھر ہماری مرضی ہوتی ہے اور اپنی مرضی کے مطابق کاروبار و تجارت، دکانداری و زمینداری کرتے ہیں، چاہیے تو یہ تھا کہ ہم ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور اسکی شریعت کو مدنظر رکھیں اور خصوصاً مال کمانے میں حلال ذرائع کا استعمال کریں، اگر ہم حرام سے جان بچائیں تو ہمارے تمام مسائل اور پریشانیاں ختم ہو جائیں گی۔

دعا رب کے ساتھ ایک رابطہ ہے

بہرحال اللہ تعالیٰ نے مومن کیلئے دعا کا دروازہ کھول کر دعا مانگنے اور بار بار مانگنے کا حکم بھی صادر فرمایا تا کہ بندے کا اپنے رب کے ساتھ ہر وقت رابطہ رہے، جب رابطہ رہے گا تو مضبوطی کی طرف جائے گا اور جب اللہ تعالیٰ سے رابطہ مضبوط بن گیا تو پھر یہ ساری دنیا اسی بندہ کیلئے مسخر ہوگی اور آخرت میں بھی رب کی رضا نصیب ہوگی۔

محترم سامعین! آج ہم جن گوناگوں قسم قسم کی پریشانیوں اور مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں۔ ان تمام مسائل کے حل کرنے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، آیئے! اُس ذات اقدس رحیم و کریم ذات کے سامنے اپنی حاجات کو پیش کریں، اُسی سے مانگیں، یقین کے ساتھ مانگیں۔ پھر دیکھیں کہ عطا فرماتا ہے کہ نہیں؟ ہمارے دلوں میں دعا کا اثر اور اہمیت نہیں، اس لئے در در کے محتاج ہیں، دعا کے جو شرائط ہیں رب العزت مجھے اور آپ سب کو ان پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین